روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | اتوار ۲۸ ربیع الاوّل ۱۴۱۳ھ، ۲۷ تبوک ۱۳۷۱ ہش، ۲۷ ستمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۲۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خُدا کی راہ میں چندہ پیش کرنے کی برکات

"جب بھی آپ خدا کی راہ میں کچھ پیش کرنے کی توفیق پاتے ہیں تو وہ توفیق آپ کی توفیق بڑھاتی ہے۔ اور اس کے علاوہ ایک اور خدا کا فضل ہے جو ہمیشہ چندے دینے والوں پہ نازل ہوتا ہے کہ ان کی مالی حیثیت بھی پہلے سے بہتر ہونی شروع ہو جاتی ہے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مَیں پھر اصل مطلب کی طرف رجوع کرکے کہتا ہوں کہ انسان کا اتنا ہی کمال نہیں ہے کہ بَدیاں چھوڑ دے۔ کیونکہ اس میں اور بھی شریک ہیں۔ یہانتک کہ حیوانات بھی بعض امور میں شریک ہو سکتے ہیں۔ بلکہ انسان کامل نیک تب ہی ہوتا ہے کہ نہ صرف بدیوں کو ترک کرے۔ بلکہ اس کے ساتھ نیکیوں کو بھی کامل درجہ تک پہنچا دے۔ پس جب ترکِ شر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے کافوری شربت پلاتا ہے۔ جس سے یہ مراد ہے کہ وہ جوش اور تحریکیں جو بَدی کیلئے پیدا ہوتی تھیں سَرد ہو جاتی ہیں اور بَدی کے مواد دَب جاتے ہیں۔ اس کے بعد اس کو دُوسرا شربت پلایا جاتا ہے جو ...... شربت زنجبیلی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۶۶۰)

"بہرحال میرا مقصد اس سے یہ ہے کہ نِرا بَدیوں سے بچنا کوئی کمال نہیں۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اسی پر بس نہ کرے۔ نہیں بلکہ انہیں دونوں کمال حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔ جس کے لئے مجاہدہ اور دعا سے کام لیں۔ یعنی بدیوں سے بچیں اور نیکیاں کریں۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ خدا کو سادہ نہ سمجھ لے کہ وہ مکر و فریب میں آجائے گا۔ جو شخص سفلہ طبع ہو کر خدا تعالیٰ کو دھوکہ دینا چاہتا ہے اور نیکی اور راستبازی کی چادر کے نیچے فریب کرتا ہے۔ وہ یاد رکھے کہ خدا تعالےٰ اُسے اَور بھی رُسوا کرے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۶۶۳)

خصوصی درخواست دُعا

محترم چوہدری محمد علی صاحب۔ وکیل وقف نو معدے میں السر کی وجہ سے ۴ دن سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ پہلے بخار بھی تھا جو اب اُتر گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے آرام کی ہدایت کی ہے۔ احباب کرام سے سلسلہ کے اس مخلص خادم کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ میں ایم اے، ایم ایس سی پارٹ ون (ONE) میں مندرجہ ذیل مضامین میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۳ اکتوبر ۹۲ء مقرر ہے۔

مضامین:- ۱۔ انگریزی ۲۔ اسلامیات ۳۔ ریاضی۔

(مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۱۹ ستمبر ۹۲ء ملاحظہ فرماویں)

(نظارت تعلیم)

اعمال کے نتائج نیّت کے ماتحت ہوتے ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ۔ (الثانی)

"انسانی کوشش تمام تر اس بات میں ہوتی ہے کہ وہ کامیاب ہو جائے۔ دنیا میں ادنیٰ سے ادنیٰ اور جاہل سے جاہل انسان کو بھی ہم جب دیکھتے ہیں تو وہ رات دن اسی کوشش میں نظر آتا ہے کہ مَیں اپنے مقصد اور مدعا میں کامیاب ہو جاؤں۔ بعض دفعہ اس کا مقصد نہایت ادنیٰ اور رذیل ہوتا ہے لیکن چونکہ اس کا مقصد ہوتا ہے اس لئے اس کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ اس میں کامیاب ہو جاؤں"

"اصل بات یہ ہے کہ انسان جس امر کو اپنا مقصد قرار دے لیتا ہے پھر اس کو چھوڑتا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ (دین حق) نے مقاصد پر زور دیا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ یہ نہ کرو اور یہ کرو بلکہ یہ کہا ہے کہ یہ مقصد رکھو اور یہ نہ رکھو کیونکہ جو کچھ کوئی انسان کرتا ہے مقصد کے ماتحت ہی کرتا ہے۔ دیکھو چوری فریب دھوکہ ظلم وغیرہ بذات خود کچھ نہیں بلکہ یہ نتیجہ ہوتے ہیں اس مقصد کا جو انسان کے قلب میں پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح روشنی کوئی چیز نہیں بلکہ یہ نام ہے گیس کے خاص طور پر جلنے کا۔ جس طرح بخار کچھ چیز نہیں بلکہ یہ نام ہے حرارت کے تیز ہو جانے کا۔ اسی طرح عمل بھی کوئی چیز نہیں بلکہ یہ نتیجہ ہوتا ہے قلب میں پیدا ہونے والے ارادہ کا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک شخص اگر کسی کو مارتا ہے تو اسے ظالم کہا جاتا ہے لیکن اگر ایک ایسا شخص جس کی نیت مارنے کی نہیں ہوتی تو اس سے اگر کسی کو صدمہ پہنچ جاتا ہے تو اسے ظالم نہیں کہا جاتا۔ بعض دفعہ غلطی سے ہڈی پسلی ٹوٹ جاتی ہے مگر اسے کوئی ملامت نہیں کرتا۔ اور دوسرا اگر معمولی ٹھوکر سے بھی مارے تو اسے ملامت کی جاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ فعل کے نتیجہ کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ نیت دیکھی جاتی ہے اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے) کہ جیسی انسان کی نیت ہوتی ہے ویسی ہی کام کی حقیقت ہوتی ہے۔ ..... تو اعمال کے نتائج نیت کے ماتحت ہوتے ہیں اور بہت سی نیتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے نیک نتائج نکل آتے ہیں کیونکہ نیت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔

(از خطبہ فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۲۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷- تبوک ۱۳۷۱ ہش — ۲۷- ستمبر ۱۹۹۲ء

سکونِ دل — کہاں؟

دل کا سکون کہاں ملتا ہے۔ گھر میں۔ گھر سے باہر۔ قصبوں اور دیہات میں یا بڑے بڑے شہروں میں۔ دل کا سکون کس سے ملتا ہے۔ رشتہ دار سے یا دوست سے۔ بس یوں جانئے کہ کسی کو ہر جگہ ملتا ہے اور ہر کسی سے ملتا ہے اور کسی کو کہیں بھی نہیں اور کسی سے بھی نہیں۔ گھر میں بھی جھگڑے ہو سکتے ہیں اور باہر بھی۔ رشتہ دار سے بھی لڑائی ہو سکتی ہے اور دوست سے بھی۔ سکون کے لئے نہ کوئی جگہ مقرر کی جا سکتی ہے اور نہ کوئی شخص۔ ملے گا تو ہر جگہ اور ہر شخص سے ملے گا۔ نہیں ملے گا تو کہیں سے بھی نہیں ملے گا اور کسی سے بھی نہیں ملے گا۔

دل کے سکون کی تلاش ہے تو دل ہی میں تلاش کیجے۔ دل کا سکون دل کی کیفیت کا نام ہے۔ اور یہ کیفیت دل ہی کے ہاتھ میں ہے۔ چاہے تو ہر بات سے خوش رہے چاہے تو ہر بات سے غم و غصہ کی کیفیت پیدا کر لے۔ یہ اندرونی کیفیت کا نام ہے۔ اور اندر ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور اندر ہی سے پھوٹتی ہے۔

لیکن یہ اندر پیدا کس طرح ہوتی ہے اور کس طرح ماحول کو متاثر کرتی ہے۔ یہ سوال سکون ہی کی طرح آسان بھی ہے اور مشکل بھی۔ آسان اور مشکل اس لئے کہ اس کا نظریہ کے ساتھ تعلق ہے۔ نظریہ ہمارے خیالات کی تشکیل کرتا ہے اور یہ خیالات ہی ہماری زندگی کا رُخ موڑتے ہیں۔ سیدھی طرف یا اُلٹی طرف۔

اگر دنیا کی کوئی چیز بھی یقینی طور پر سکون کا باعث نہیں بن سکتی تو اس کی طرف رجوع کیجے جو ان چیزوں کا بنانے والا ہے۔ اس کی طرف دیکھئے اور اسے کہئے کہ ان کی تاثیر کو بدل دے۔ انہیں آپ کے لئے آرام دہ اور پُر سکون بنا دے۔ ہمارا مطلب یہ ہے۔ کہ سکون خدا سے مانگئے۔ وہ ہر حالت میں آپ کو سکون دے سکتا ہے۔ گھر کا ماحول۔ باہر کا ماحول۔ رشتہ دار دوست سب اس کے ہاتھ میں ہیں۔ سب کو وہ جیسا چاہے بنا سکتا ہے۔ اگر آپ کے مطابق بنا دے تو سکون ہی سکون ملے گا۔ اگر آپ سے ہم آہنگی پیدا نہ کرے تو سکون برباد ہو جائے گا۔

پس سکونِ دل خدا سے مانگئے۔ اس کی یاد سے حاصل کیجے۔

لگتا ہے آپ مجھ سے مخاطب ہیں رُوبرُو
ہوتی ہے میری آپ سے جس طرح گفتگو
انداز بھی سلیس و شگفتہ ہے بات کا
تھی میرے دل کو ایسے ہی خطبہ کی آرزو

ابوالاقبال

تیری نظر ہے قید کیوں مجلسِ شش جہات میں
آگ لگا دے سوزِ دل خیمۂ کائنات میں

تیرا تبسّمِ حسیں کوثر و سلسبیل ہے
میرے لئے ہیں جنتیں لاکھوں اس التفات میں

تیری نگاہِ لطف میں راحتِ دائمی مِری
اسکے بغیر دلکشی دن میں ہے کچھ نہ رات میں

تیرے ہر اک سخن میں ہے رازِ حیاتِ دائمی
جانِ صداقت و یقیں تیری ہر ایک بات میں

تیری ہو زندگی سبق درسِ وفا و عشق میں
ایسے نشان چھوڑ جا منزلِ بے ثبات میں

عشقِ گرہ کشا ذرا کھول دے آکے گتھیاں
پیچ سے پڑ گئے ہیں کچھ سلسلۂ حیات میں

حُسنِ عمل سے دلرُبا بزمِ شہود کو بنا
اُلجھا ہُوا ہے کس لئے فکرِ تخیّلات میں

صوفیِ تنگ و تیرہ دل تیرا ہے مدعا وہی
تھا کبھی دلفریب جو منظرِ سومنات میں

جس کی دُعا سے ہوتا ہے دہر میں ایک انقلاب
کاش مِری جگہ بھی ہو اس کی توجہات میں

مَوت کے غم کے ساتھ ساتھ ہے غمِ آخرت لگا
ذوقِ سخن ہے معجزہ ایسے تفکّرات میں

مجھ سے نہ پُوچھ واعظا دیکھا ہے وادیاں میں کیا
بجلیاں کوندنے لگیں میرے تاثرات میں

بزمِ خدا نما ہے وہ مدرسۂ وفا و صدق
برقِ یقیں ہے موجزن اسکی رگِ حیات میں

گوہرؔ اب ان سے کیا گلہ وہ نہیں حق شناس گر
جن کو تنازعات کی فکر ہے محکمات میں

ذوالفقار علی خان گوہرؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر معمولی جرأت و دلیری اور محنت شاقہ کی داستان

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے ربوہ کے خدام کی ناقابل فراموش خدمات

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے تحت بجالائی جانے والی خدمات کی تفصیلی رپورٹ

ربوہ کے احمدی نوجوانوں نے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر انتظام حالیہ سیلاب کے دوران غیر معمولی دلیری اور جرأت کے ساتھ دن رات کام کرکے بے مثال خدمات انجام دیں۔ اور مشکلات اور تکالیف میں پھنسے ہوئے لوگوں کو امداد پہنچائی۔ بعض پھنسے ہوئے لوگوں کو نکالا۔ ربوہ کے نواح میں ایک ہزار سے زیادہ مریضوں کو دس طبی کیمپ قائم کرکے امداد دی اور ربوہ کے علاوہ بھیرہ اور ضلع سرگودھا کے مختلف علاقوں میں آٹھ مقامات پر طبی کیمپ قائم کرکے ۵ ہزار افراد کو طبی امداد بہم پہنچائی۔ ربوہ کے نواحی علاقوں میں مسلسل تین دن تک ۱۱ ہزار افراد کو کھانا پہنچایا جاتا رہا۔

ربوہ کے قریباً بارہ سو خدام نے قریباً تین دن تک چوبیس گھنٹے کام کرکے دارالیمن کے شمال مشرق میں واقع ایک ہزار فٹ لمبے، ۱۸ فٹ چوڑے اور چھ فٹ اونچے بند کو مضبوط بنایا اور پانی کے طوفانی ریلے کو ربوہ کے محلوں میں داخل ہونے سے کامیاب طور پر روکے رکھا۔ اوسطاً ایک وقت میں ۵۰۰ خدام نے ہنگامی ڈیوٹی دی جس میں تین سو کے قریب ربوہ کے ایک تعلیمی ادارے کے طلبا شامل تھے جنہوں نے اپنے پرنسپل کی رہنمائی میں سخت جان توڑ محنت کرکے بند کو ٹوٹنے سے بچالیا۔ خطرہ تھا کہ اگر یہ بند ٹوٹ جاتا تو دارالیمن کے محلے، دارالنصر کے محلے اور چھنیاں کا علاقہ زیر آب آجاتا۔

ناظر صاحب امور عامہ مکرم ملک خالد مسعود صاحب نے سارے کام کی نگرانی کی اور ربوہ میں بند کو مضبوط بنانے کے علاوہ فیکٹری ایریا ناصر آباد وغیرہ علاقوں میں مدد پہنچائی اور ربوہ کے اطراف میں امداد پہنچانے کی نگرانی کی۔ نظارت امور عامہ کو بھیرہ ضلع سرگودھا سے اطلاع ملی کہ بعض ملحقہ احمدی جماعتوں کے افراد سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ اس پر ناظر صاحب امور عامہ نے فوری طور پر نائب ناظر امور عامہ مکرم میجر ریٹائرڈ شاہد احمد سعدی کی زیر سرکردگی نوجوانوں کے گروپ روانہ کئے جنہوں نے سخت مشکل راستوں سے کئی کئی فٹ گہرے پانیوں سے گذر کر احمدی جماعتوں سے رابطہ کیا اور انہیں امداد پہنچائی۔

ابتدائی تیاریاں

سیلاب سے قریباً ایک ماہ قبل مکرم ناظر صاحب امور عامہ کی ہدایت پر مکرم میجر ریٹائرڈ شاہد احمد سعدی صاحب کی قیادت میں ایک فلڈ ریلیف کمیٹی قائم کی گئی۔ اس کے سیکرٹری مہتمم صاحب مقامی ربوہ مکرم عطاء الرحمٰن محمود صاحب تھے۔ اس کمیٹی نے سیلاب آنے کے خطرات کو بھانپتے ہوئے وقت سے پہلے کشتیاں، موٹر سائیکل، ٹریکٹر ٹرالیوں وغیرہ کا انتظام کرلیا۔

دارالیمن کے بند کو محفوظ رکھنے کا شاندار کارنامہ

۱۹۸۸ء میں جو سیلاب آیا اس میں دارالیمن میں سیلاب کا پانی داخل ہوگیا تھا۔ ایک جگہ پہاڑوں سے پتھر نکالے جانے کے بعد خاصا بڑا راستہ بن گیا تھا اور زمین کی سطح بھی نیچی ہوگئی تھی۔ اس جگہ پر ایک ہزار فٹ لمبا ۱۸ فٹ چوڑا اور ۶ فٹ اونچا بند تعمیر کیا گیا۔ ۹۔۱۰ ستمبر کو سیلاب کا ابتدائی ریلا آجانے کے بعد اس بند کی نگرانی کا کام ہنگامی بنیادوں پر شروع کر دیا گیا۔

یمن بلاک کے خدام نے مسلسل ڈیوٹی دینی شروع کی۔ جب پانی کا بڑا ریلا آیا تو بند سے پانی رسنا شروع ہوگیا۔ سیلاب کا پانی بند کے کناروں کو کاٹ رہا تھا۔ بند میں تین جگہ پر پلیاں بنی ہوئی ہیں جن کے ذریعے بارش کا پانی محلے سے دریا کی طرف جاتا ہے۔ ان پلیوں کو پہلے ہی بند کر دیا گیا تھا۔ لیکن ایک پلی سے پانی رسنا شروع ہوگیا۔ اس پر بند کو مضبوط بنانے کے لئے مٹی سے بھری پٹ سن کی بوریاں پلاسٹک کی بوریاں اور پتھر کیری وغیرہ پھینکنے کا کام شروع کر دیا گیا۔

مہتمم صاحب مقامی نے بتایا کہ ہفتہ ۱۲ ستمبر کو صورت حال اس قدر نازک ہوگئی کہ پانی بند کے بالکل اوپر والے سرے تک آگیا اور خطرہ تھا کہ یا تو بند ٹوٹ جائے گا اور یا پانی اوپر سے کراس کرنے لگے گا۔ اس صورت میں بند کا قائم رہنا ناممکن تھا۔ اس مرحلہ پر صدر محلہ کو محلہ خالی کرنے کی ہدایت دلوائی گئی۔ اس مرحلہ پر مہتمم صاحب مقامی نے فوری طور پر ربوہ کے ایک تعلیمی ادارے کے پرنسپل صاحب کو فون کیا جنہوں نے ہنگامی طور پر ادارے میں چھٹی کا اعلان کردیا اور تمام طلباء کو بند کی حفاظت کے لئے بھجوا دیا اور ساتھ خود بھی آگئے۔ ان طلباء نے آتے ہی پہلے سے موجود قریباً دو سو خدام کے ساتھ مل کر بند کو مضبوط بنانے کا کام تیزی سے شروع کردیا۔

امدادی خدمات

یہ سیلاب ۱۹۷۳ء اور ۱۹۸۸ء کے سیلابوں سے کہیں بڑا تھا۔ اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ ربوہ اس سیلابی پانی سے محفوظ رہا ورنہ ربوہ کے چاروں اطراف کئی کئی فٹ گہرا پانی موجود تھا۔ فیکٹری ایریا، نصیر آباد، اور طاہر آباد کے علاقے میں پانی آگیا تھا۔ ڈرائیج ٹاؤن میں بھی پانی آگیا۔

ربوہ کے اطراف میں کوٹ امیر شاہ، احمد نگر، عثمان والا کے علاقوں میں پانی آجانے سے یہاں کی آبادی پہاڑوں پر اور ربوہ کے محلہ دارالفضل میں پناہ لینے کے لئے آگئی تھی یہ لوگ بے سروسامانی کے عالم میں گھروں سے نکلے تھے۔ چنانچہ ۱۱۔۱۲ اور ۱۳ ستمبر کے تینوں دن ۱۱ ہزار کس کا کھانا بھجوانے کا انتظام کیا گیا۔ جماعتی انتظام کے تحت دارالضیافت میں کھانا تیار کیا جاتا اور پھر ربوہ کے خدام مختلف ذرائع سے یہ کھانا ان مصیبت زدہ افراد تک پہنچاتے جن علاقوں کے لوگوں تک کھانا پہنچایا گیا۔ ان میں برج دارا۔ کھڑکن اور گردونواح کے دیگر دیہات سے آئے ہوئے مصیبت زدہ افراد شامل تھے طاہر آباد میں خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے کیمپ لگایا۔ جہاں پر کھانا پہنچایا جاتا تھا۔ اس سے آگے کھڑکن اور دیگر ڈیروں کے علاقے میں کشتی کے ذریعے کھانا پہنچایا جاتا رہا۔ ونڈی والا۔ پٹھان کوٹ کے قریب کشتی سے آگے کھانا پہنچایا جاتا رہا۔ سانگرہ کے علاقے میں ایک مخلص احمدی نوجوان مکرم ریاض چیمہ نے اپنے انتظام کے تحت کھانا پکوایا اور علاقے کے سیلاب زدگان میں تقسیم کیا۔ اس موقع پر جن ٹریکٹر ٹرالیوں والے احباب نے خدمت انجام دی انہوں نے کوئی کرایہ نہ لیا اور صرف ڈیزل کا خرچ لے کر خدمات انجام دیں

خطرناک مراحل

کشتی کے ذریعے کھانا پہنچانے کی جدوجہد میں کئی خطرناک مراحل بھی آئے۔ رات کا وقت کشتی کبھی گنے کی فصل میں اور کبھی درختوں کے جھنڈ میں پھنس جاتی تھی۔ اور بعض اوقات کم گہرے پانی میں کیچڑ میں رک جاتی تھی۔ اس مرحلے پر پانی میں اتر کر دھکا لگایا جاتا۔ یہ ایک خطرناک کام تھا کیونکہ سیلاب کی وجہ سے سانپ اور دیگر زہریلے کیڑے مکوڑے کثرت سے پانی میں موجود تھے۔

کشتی رات کو رستہ بھول گئی

ایک رات کھانا لے کر پہنچانے والی کشتی واپسی پر اندھیرے میں راستہ بھول گئی۔ نوجوان سیلابی پانی اور تاریکی میں ایک گھنٹہ تک راستہ تلاش کرتے رہے مگر راستہ نہ ملا۔ جب کشتی نہ پہنچی تو دور کنارے پر موجود خدام کو فکر لاحق ہوئی چنانچہ پٹھان والا کے قریب ایک اونچی جگہ سے ٹارچ جلا کر چاروں طرف روشنی سے اشارے دیئے گئے۔ کشتی والوں نے یہ اشارے دیکھ لئے اور مزید نصف گھنٹہ کشتی چلانے کے بعد سیدھے راستے پر آگئے اور اپنے کیمپ میں پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔

کشتی والوں کی یادگار خدمات

سیلاب کے ریلے سے چند دن قبل ہی مکرم ملک عبدالباسط صاحب اور ان کے نائب مکرم راجہ منصور احمد صاحب کی قیادت میں ۲۳ نوجوان کشتی رانوں پر مشتمل ایک ٹیم مقرر کردی گئی تھی ان کے پاس چار کشتیاں تھیں انہوں نے ۱۰ سے ۱۳ ستمبر تک کشتی کے ذریعہ نہ صرف دور دراز واقع ایک ہزار افراد تک کھانا پہنچایا بلکہ دو ڈوبتے ہوئے آدمیوں کی جان بچائی اور پانی میں گھرے ہوئے ۲۵ افراد کو محفوظ مقامات تک پہنچایا۔ یہ لوگ جان بچانے کے لئے درختوں پر چڑھے ہوئے تھے۔

کشتی ران نوجوان جن علاقوں تک کشتی کے ذریعے پہنچے وہ کھڑکن۔ عمر کا ٹھٹھہ۔ سلول کے۔ کوٹ امیر شاہ۔ احمد نگر۔ پٹھان کوٹ۔ سانگرہ، ٹھٹھہ غلام۔ وہاب کی جھلار۔ خضر کے۔ اور عثمان والا کے گردونواح کے علاقے شامل ہیں۔ ان میں نمایاں خدمات انجام

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون سین

بطروس غالی کی پہلی رپورٹ

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے گذشتہ بدھ کے روز اقوام متحدہ کی کارکردگی کے متعلق اپنی پہلی رپورٹ پیش کی۔ اس میں انہوں نے مختلف ممالک کی طرف اقوام متحدہ کو دی جانے والی رقوم کا ۱٫۷ ارب ڈالر دکھایا ہے۔ اور اس پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے بعض ممالک کو نام لئے بغیر اس بات پر تنبیہہ کی کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہے اس کے متعلق کارروائی کی جانی چاہیئے۔ یہ رپورٹ ۴۵ صفحات پر مشتمل ہے اور بطروس غالی نے اقوام متحدہ کی کارکردگی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے غالی نے گذشتہ جنوری میں اپنے عہدے کا چارج لیا تھا اور اس سارے عرصے میں انہوں نے دیکھا ہے کہ اقوام متحدہ پر مختلف ممالک اور مختلف تنظیموں کی طرف سے خاصی تنقید ہوتی ہے۔ اپنی رپورٹ میں انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے اقوام متحدہ کو کبھی اتنا سرگرم ہو کر کام کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ اور جو توقعات اس سے اب رکھی جا رہی ہیں وہ توقعات پہلے سے بہت زیادہ ہیں تقاضا یہ کیا جا رہا ہے کہ جہاں کہیں بھی کسی قسم کا جھگڑا ہو اقوام متحدہ گفت وشنید کے ذریعے جلد از جلد اسے ختم کرانے کی کوشش کرے اس سلسلے میں کمبوڈیا۔ یوگوسلاویہ صومالیہ انگولا اور السلویڈار کے نام لئے گئے بطروس غالی نے کہا کہ کئی ممالک اپنا چندہ ادا نہیں کر سکے۔ ۹۰۸٫۵ ملین ڈالر کی اس میں کمی ہے۔ قیام امن کی کوششوں کے لئے جس چندے کا وعدہ کیا جاتا ہے اس میں ۸۴۴٫۴ ملین ڈالر کی کمی ہے۔ اور اس طرح یہ ۱٫۷ ارب ڈالر سے زیادہ بن جاتا ہے۔ امریکہ اس وقت ۷۳۱ ملین ڈالر ادا کرنے کا ذمہ دار ہے لیکن اس نے کہا ہے کہ وہ دسمبر سے پہلے ۳۰۰ ملین ڈالر سے کچھ زیادہ رقم ادا کر دے گا۔ بطروس غالی نے بتایا کہ وہ اگست کے اختتام پر اپنے سٹاف کو تنخواہیں صرف اس طرح دے سکے تھے کہ انہیں قیام امن فنڈ میں سے رقم ادھار لینی پڑی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اقوام متحدہ کو صرف اسی صورت میں بہتر طور پر چلایا جا سکتا ہے کہ تمام حکومتیں پوری طرح دلچسپی لیں اور اپنی اپنی ذمہ داری کو احسن طریق پر نبھانے کی کوشش کریں۔ جب وہ کسی خاص معاملے میں دلچسپی لیتی ہیں تو اپنے چندے بھی باقاعدگی سے ادا کر دیتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی ایسا معاملہ سامنے آجائے جہاں اقوام متحدہ کی ہدایات ان کی مرضی کے خلاف ہوں تو وہ چندہ دینے میں سست پڑ جاتی ہیں۔ حالانکہ کسی تنظیم کو چلانے کے لئے ایسا کرنا غلطی ہے۔ اقوام متحدہ جو بھی فیصلہ کرے وہ سب اراکین کو قابل قبول ہونا چاہیئے اور اس کو لاگو کرنے کے لئے سب حکومتوں کو مل کر پوری لگن کے ساتھ کوشش کرنی چاہیئے۔

وبائی امراض کی روک تھام

پنجاب کی حکومت نے ضلعی ہیلتھ افسروں سے کہا ہے کہ وہ اپنے بجٹ کا دس سے پندرہ فیصد تک وبائی امراض کی روک تھام کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ اگرچہ صحت کے سلسلے میں بنائے گئے پروگرام بھی اپنی جگہ پر ضروری اور لازمی ہیں لیکن بارشوں اور سیلاب سے عام بیماریوں کے علاوہ وبائی امراض کے پھیلنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے ان ہیلتھ افسروں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ سب سے زیادہ وبائی بیماریوں کا خیال رکھیں اور اس پر اپنے پورے بجٹ کا دس سے پندرہ فیصد تک استعمال کر لیں۔ یہ بات پنجاب کے ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ ڈاکٹر عبدالقادر نے گذشتہ منگل کے روز ایک نیوز کانفرنس کے موقع پر بتائی۔ ڈاکٹر عبدالقادر خان نے بتایا کہ چودہ ستمبر تک تقریباً بیس لاکھ افراد کو ہیضے اور ٹائیفائڈ کے ٹیکے لگائے جا چکے تھے۔ اور ان کے علاوہ ایک لاکھ افراد کو موقع پر ہی علاج کی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ انہوں نے اس بات کو مسترد کر دیا کہ وبائی امراض کی ویکسین موجود نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس یہ ویکسین بڑی تعداد میں موجود ہے۔ اور چونکہ یہ ویکسین اب مقامی طور پر بھی تیار کی جاتی ہے۔ اس لئے مستقبل میں بھی اس کے ختم ہو جانے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اب تک پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے ویکسین کی ۵۰۷ شیشیاں مختلف اضلاع میں فراہم کی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ آئندہ چند روز میں چھ سو مزید شیشیاں فراہم کرے گی۔ اور یہ ساری مقدار پنجاب کے لئے ضرورت سے بھی زیادہ ہے۔ ڈی۔ جی۔ ہیلتھ نے بتایا کہ پہلے کالرہ اور ٹائیفائڈ کے لئے الگ الگ ویکسین استعمال کی جاتی تھی۔ لیکن اب ماہرین نے ایک ایسی ویکسین ایجاد کر لی ہے جو دونوں کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اب تک صرف سترہ افراد ایسے ہیں جن کو سانپ کے کاٹنے کی شکایت سامنے آئی ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ان میں سے کوئی بھی ہلاک نہیں ہوا۔

سلطان برونائی کیلئے ایوارڈ

صدر مملکت نے برونائی کے سلطان کو جو پاکستان کے دورے پر آئے تھے ایک خاص تقریب کے موقعہ پر ایوان صدر میں پاکستان کا سب سے بڑا سول ایوارڈ نشان پاکستان دیا۔ یہ نشان پاکستان برونائی کے صدر کو ان کے پاکستان اور برونائی کے تعلقات کو بہتر سے بہتر بنانے کے صلے میں دیا گیا ہے۔ برونائی کے سلطان اس وقت دنیا کے امیر ترین شخص سمجھے جاتے ہیں۔ ان کے ملک میں عوام الناس کو جو سہولتیں میسر ہیں وہ شاید ہی کسی اور ملک میں میسر ہوں۔ طلباء نہ صرف بغیر فیس کی ادائیگی کے تعلیم حاصل کرتے ہیں بلکہ انہیں سکول میں نہایت اچھا کھانا بھی مہیا کیا جاتا ہے یہ ایک خوش آئند بات ہے کہ ایک ایسے سلطان سے پاکستان کے قریبی اور گہرے تعلقات ہیں۔

طلباء تنظیمیں

بیشتر طلباء جنہوں نے ۱۹۹۲ء بہار کے انٹرمیڈیٹ اور سیکنڈری تعلیم کے امتحانوں میں اچھے نمبر لئے ہیں اور پوزیشنیں حاصل کی ہیں نے تعلیمی اداروں میں سیاسی پارٹیوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے طلباء کی تنظیموں پر جو پابندی لگائی گئی ہے۔ اسے خوش آئند کہا ہے اور اسکی تعریف کی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ آرٹس گروپ میں اول آنے والی طالبہ نے کہا کہ مکمل طور پر اس بات پر پابندی ہونی چاہیئے کہ سیاسی جماعتیں تعلیمی اداروں میں اپنے اپنے طلباء کی تنظیمیں قائم کریں۔ یہ طالبہ ایک شاعرہ بھی ہے اور چاہتی ہے کہ نفسیات کی ماہر بنے۔ اس نے کہا کہ حکومت اور سیاسی پارٹیوں کو اس بات پر توجہ دینی چاہیئے کہ تعلیمی اداروں کو سیاسی رجحانات اور سیاسی کارروائیوں سے مبرا رکھا جائے۔

اسی طرح فیصل آباد گورنمنٹ کالج کے طالب علم جس نے سب سے اعلیٰ نمبر لئے نے اسی بات پر زور دیا کہ طلباء کو اپنی تعلیم پر توجہ دینی چاہیئے۔ انکی دیگر ایسی مصروفیات جن کا تعلق سیاسی پارٹیوں سے ہم آہنگ ہو ان سے گریز کرنا چاہیئے بعض طلباء نے یہ بھی کہا کہ سیاست کرنے کے لئے تو ساری زندگی پڑی ہے۔ لیکن جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے یہ صرف تعلیمی اداروں میں حاصل کی جا سکتی ہے اور ایسا کرنے کے لئے وقت محدود ہے۔ اس لئے اس محدود وقت سے پوری طرح فائدہ اٹھانا چاہیئے اور جب پوری طرح تعلیم حاصل کر لی جائے تو پھر اپنی مرضی کے مطابق جس پارٹی کے ساتھ دل چاہے اپنے آپ کو منسلک کرے۔ اس کے لئے کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ بعض طلباء نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ چند ایک طلباء کی سیاسی سرگرمیوں کے باعث باقی طلباء کی تعلیم پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ اور اس برے اثر کو روکنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ طلباء کی سیاسی سرگرمیوں کو ختم کرایا جائے اور ان کا سیاسی پارٹیوں سے تعلق جاری نہ رہنے دیا جائے یعنی ان تنظیموں پر پابندی لگائی جائے۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی

آج سے سولہ سال پہلے برطانیہ میں پہلا ٹیسٹ ٹیوب بچہ پیدا ہوا تھا اور اس بچے کی پیدائش کے ساتھ ہی دنیا بھر میں یہ امید پیدا ہو گئی تھی کہ وہ عورتیں جن کے ہاں بچہ نہیں ہو سکتا اب اسی ٹیکنیک سے مائیں بن سکیں گی۔ لیکن اب امریکہ، جرمنی، انگلستان اور آسٹریلیا کے اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ گذشتہ بارہ سال میں کوئی خاص

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری ظہور احمد

کشمیر کی کہانی

چوہدری اسد اللہ خان میرپور میں

میرپور میں تحریک عدم ادائیگی مالیہ اور زمینداروں میں بے چینی کے خوفناک نتائج پیدا ہوئے تھے۔

کشمیر کمیٹی متواتر اس کوشش میں رہی کہ شکایات کا ازالہ ہو۔ انہی کوششوں کے نتیجہ میں ریاست نے اس علاقہ میں بندوبست کرنے کے لئے حکومت ہند سے ایک سینئر آئی۔سی۔ایس افسر مسٹر سالسبری کی خدمات حاصل کیں۔ اب ضرورت اس بات کی تھی کہ اعلیٰ قابلیت کا قانون دان مسٹر سالسبری کے ساتھ رہ کر انہیں رعایا کے نقطۂ نگاہ سے واقف کرے۔ اور ان کے حقوق کی پورے طور پر حفاظت کرے۔ صدر کشمیر کمیٹی نے اس فرض کی انجام دہی کے لئے چوہدری اسد اللہ خان بیرسٹر کو چنا اور انہیں میرپور بھجوا دیا۔ چوہدری صاحب نے یہ کام بہت محنت سے سرانجام دیا۔ اور اس علاقہ میں بہت مقبول ہوئے۔ ریاست کے حکام کو یہ بات اچھی معلوم نہ ہوئی۔ انہوں نے چوہدری صاحب کو حکم دیا کہ چوبیس گھنٹہ کے اندر اندر ریاست چھوڑ دیں۔ چوہدری صاحب نے جواب دیا۔ کہ میرا جو قصور ہے مجھے بتایا جائے۔ میں نے کوئی ایسا اقدام نہیں کیا جو قانون کے خلاف ہو۔ اس لئے میں ریاست سے باہر نہیں جاؤں گا۔ ہاں حکام ریاست اگر زبردستی اٹھا کر مجھے ریاست سے باہر چھوڑ آئیں تو اور بات ہے۔ یا پھر مجھ پر قانون کے ماتحت مقدمہ چلایا جائے اس نوٹس کا علم مسٹر سالسبری کو ہوا تو انہوں نے ریاستی حکام سے گفتگو کر کے یہ نوٹس واپس کرا دیا۔ چوہدری اسد اللہ خان کا مسٹر سالسبری نے پبلک اور پرائیویٹ طور پر کئی مرتبہ شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے تعاون کر کے ان کے لئے اس کام کو آسان بنا دیا ہے۔

چوہدری عصمت اللہ کی خدمات

چوہدری عصمت اللہ وکیل لائل پور جولائی ۱۹۳۱ء میں اس وقت جب کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ابھی قیام بھی نہ ہوا تھا۔ صدر محترم کی ہدایت پر سری نگر چلے گئے تھے۔ جہاں سے وہ اکتوبر میں واپس آئے۔ جامع مسجد کی فائرنگ کا سارا واقعہ ان کے سامنے ہوا۔ جب مڈلٹن کمیشن قائم ہوا تو ان کو دوبارہ سری نگر بلوا لیا گیا کمیشن کے سامنے یہ بطور عینی شاہد پیش ہوئے۔ اس کے بعد مقدمات اور کمیشن کے لئے مواد اکٹھا کرنے میں شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ کی مدد کے لئے وہیں روک لئے گئے۔ پہلے بھی آپ تین ماہ رہ چکے تھے۔ اس دفعہ بھی تین ماہ سے کچھ زائد عرصہ خدمات سرانجام دینے کے بعد فروری ۱۹۳۲ء میں واپس لائل پور آ گئے اور پھر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد بھمبر کے کیسوں کی پیروی کے لئے وہاں بھجوا دئے گئے۔ جب نوشہرہ میں مقدمات کے لئے پنچ مقرر ہوا۔ تو وہاں چلے گئے۔ اور جب میر محمد بخش جموں میں چھ ماہ کام کرنے کے بعد نوشہرہ پہنچے تو چوہدری عصمت اللہ کو شیخ بشیر احمد کی امداد کے لئے میرپور بھجوایا گیا۔

شیخ صاحب کی غیر حاضری میں یہی پورے طور پر ذمہ دار ہوتے تھے۔ ان کی کوشش سے سموئیل مقدمہ قتل کے تمام ملزم بری ہو گئے۔ چوہدری عصمت اللہ صاحب یہ خدمات سرانجام دینے کے بعد دسمبر ۱۹۳۲ء میں واپس آ گئے۔

پونچھ کے مخلص راہنما

کشمیر کے مختلف حصوں میں سینکڑوں کی تعداد میں ایسے مخلص کارکن موجود تھے جن کی خدمات اپنے لیڈروں سے کسی طرح کم نہیں۔ لیڈر تو ان کو بھول چکے لیکن تاریخ ان کا نام کبھی نہیں بھول سکتی۔ ایسے لوگوں میں پونچھ کے منشی دانشمند خان تھے جو ان دنوں ابھی وکیل نہ بنے تھے۔ انہوں نے سارے علاقے کا دورہ کر کے باشندگان پونچھ کو منظم کیا۔ یہ پونچھ کی قومی تحریک کے سرکردہ رہنماؤں میں شمار ہوتے تھے۔ کوٹلی میں ان کے بھائی ماسٹر امیر عالم بھی اسی طرح سرگرمی سے کام کر رہے تھے۔ جب پونچھ میں رعایا پر مظالم شروع ہوئے تو منشی دانشمند خان اور انجمن اسلامیہ پونچھ کے صدر صوبیدار میجر محمد خان نے صدر محترم کشمیر کمیٹی سے رابطہ پیدا کر کے امداد کی درخواست کی۔ صدر محترم نے مالی مدد کے علاوہ مقدمات کی پیروی اور افسران سے رابطہ رکھنے کے لئے چوہدری عزیز احمد باجوہ وکیل سیالکوٹ کو (جو جموں میں کام ختم کرتے ہی میرپور بھجوائے گئے تھے) پونچھ بھجوایا۔ جہاں آخر جولائی ۱۹۳۲ء تک (قریباً نو ماہ) خدمات سرانجام دینے کے بعد جب وہ پنجاب میں سول جج مقرر ہوئے تو انہیں مجبوراً پنجاب آنا پڑا۔ ان کی نیک یاد آج تک پرانے لوگوں کے دلوں میں موجود ہے۔

قاضی عبدالحمید وکیل

قاضی عبدالحمید وکیل امرتسر نے شروع مئی ۱۹۳۲ء میں اپنے آپ کو وقف کیا اور اسی وقت ان کو راجوری پہنچنے کی ہدایت ہوئی۔ چنانچہ قاضی صاحب فوری طور پر راجوری پہنچ گئے۔ اور مقدمات کی پیروی شروع کر دی۔

چوہدری عزیز احمد صاحب پونچھ سے واپس پنجاب چلے گئے تو قاضی صاحب کو پونچھ بھجوا دیا گیا۔ پونچھ میں خاصی تعداد میں مقدمات چل رہے تھے۔ کچھ مقدمات وزیر کی عدالت میں تھے جسے ہائی کورٹ کا درجہ حاصل تھا اور بقیہ سیشن جج اور دوسرے مجسٹریٹوں کی عدالت میں تھے۔ اور سب نہایت سنگین نوعیت کے تھے۔ (قتل۔ آتش زنی۔ ڈاکہ اور بلوہ ہر قسم کے مقدمات تھے) قاضی صاحب نے بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ سب مقدمات کے نتائج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملزمان کے حق میں برآمد ہوئے۔ تین ماہ راجوری وغیرہ میں اور پانچ ماہ پونچھ میں خدمات سرانجام دینے کے بعد آخر دسمبر ۱۹۳۲ء میں واپس امرتسر پہنچے۔

چوہدری محمد عظیم باجوہ نے جموں میں اور پھر میرپور میں کام کیا جب پونچھ میں کام بڑھ گیا۔ تو ان کو وہاں بھجوا دیا گیا۔ تاکہ وہ پبلک کے ساتھ رابطہ قائم رکھیں اور ہر مشکل کے موقعہ پر ان کی امداد کر سکیں۔ اس کام کے علاوہ چوہدری محمد عظیم نے وکلاء کے ساتھ پورا تعاون کیا اور ہمیشہ ان کے ممد و معاون رہے۔ میرپور میں مولانا ظہور الحسن فاضل کام کرتے رہے۔

تعارف

شہر بدر

مشہور شاعر اکبر حمیدی کی شاعری کا مجموعہ "شہر بدر" اس ہفتے ہمارے زیر مطالعہ رہا ہے۔

ان کی غزلوں کا مطالعہ کرتے ہوئے بڑی آہستگی مگر تسلسل کے ساتھ مجھے محسوس ہوتا رہا کہ اکبر حمیدی سماجی معاملات و مسائل کے ساتھ اس شدت سے وابستہ ہیں کہ ان میں کھو کر ہم ان کی شاعری میں موجود دوسری بہت سی معنی خیز واردات پر توجہ نہیں دے پاتے جو زندگی کا عطر ہیں!!

شاعر اکبر حمیدی شعوری طور پر ہماری زندگی کی تلخیوں اور ہم پر ہونے والے ظلموں کا ذکر پورے تواتر سے کرتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں پائی جانے والی گھٹن کو دور کرنے کے لئے انہوں نے جو بروقت فیصلہ کیا ہے۔ اس کے اثرات ہمارے ذہنوں پر ہمیشہ قائم رہیں گے باتوں کو سمجھنے میں ان کا شاعرانہ انداز فکر بہت دوٹوک ہے۔ انہوں نے ایک ایسے معاشرے کا خواب دیکھا ہے جہاں ہر شخص آزادی سے سچ بول سکے، امن سے زندگی بسر کر سکے۔ جہاں اسے اظہار خیال کی آزادی حاصل ہو۔ اور جہاں وہ اپنی نظریاتی وابستگی کے ساتھ باعزت زندگی بسر کر سکے۔ مگر "پاکستان ٹائمز" کے قارئین یاد رکھیں یہ کسی ایک آدمی کا کام نہیں ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ جب ہم دوسروں کے لئے کھڑکیاں بند کرتے ہیں۔ تب ہمارے لئے بھی آکسیجن کم ہو جاتی ہے!!

ان کی کتاب "شہر بدر" اپنے اندر بہت سارے موضوعات رکھتی ہے۔ مثال کے طور پر محبت۔ نفرت۔ دوستی باہمی فہم و تفہیم اور رقابت و مسابقت جن کا اظہار نئی علامتوں کے ساتھ ہوا ہے۔

اس مجموعے میں ۶۹ غزلیں اور مناجات ہیں۔ ۱۱۸ صفحات کی یہ کتاب سانجھ۔ چھپی ہے۔ پیش لفظ شہزاد احمد نے لکھا ہے۔

"پاکستان ٹائمز" منقول ۸ ستمبر ۹۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں

بشریٰ بشیر

محترم کیپٹن ڈاکٹر عبدالسلام سہیل صاحب

میرے بے حد پیارے بھائی جان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سہیل ۱۶ جولائی کو حرکت قلب بند ہو جانے سے کراچی میں وفات پا گئے تھے۔ قارئین کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر قدم پر ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر رہے۔

خاکسار مختصر طور پر ان کے صفات حسنہ کا ذکر اس خیال سے کرنا چاہتی ہے کہ جاننے والوں اور پڑھنے والوں کے دلوں میں دعا کی تحریک ہو جائے۔

جب میرے والد محترم کی وفات ہوئی تو بھائی جان سہیل کی عمر قریباً تیرہ سال تھی۔ ابتدائی تعلیم مکمل کر کے انہوں نے جلد از جلد اپنے پاؤں پہ کھڑے ہونے کی کوشش کی اور لاہور میں ویٹرنری کی تعلیم مکمل کر کے فوج میں ملازمت اختیار کی۔ انہوں نے کئی سال تک ہر ممکن کوشش کی کہ مکمل دیانتداری اور محنت سے اپنے فرائض منصبی ادا کریں لیکن وہ محکمہ میں ہونے والی دھاندلیوں سے دل برداشتہ ہو گئے اور ملک سے باہر کسی مناسب ملازمت کی تلاش شروع کر دی۔ نائیجیریا میں اس وقت اچھے مواقع تھے لہذا تھوڑی سی کوشش سے انہیں شمالی نائیجیریا میں ایک معقول ملازمت کی پیشکش ہوئی تو وہ مع اہل و عیال وہاں تشریف لے گئے اور وہاں پر بہت محنت اور خوش اسلوبی سے کام کرتے رہے لیکن جب وہاں کی اقتصادی حالت دگرگوں ہو گئی تو واپس پاکستان چلے آئے اور اپنے ڈیفنس سوسائٹی والے گھر میں مقیم ہوئے اور آخر وقت تک اسی آشیانے میں قناعت، سکون اور اطمینان سے وقت گذارا۔ کئی سال سے دل کے مریض تھے۔ علاوہ ازیں ذیابیطس کی تکلیف بھی چل رہی تھی۔ چند گھنٹوں کی تکلیف کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا۔

بے حد مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ جماعت کے ساتھ رابطہ مضبوط تھا۔ موصی تھے اور جماعت کی تمام مالی تحریکات میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر حصہ لیتے۔ اپنی وفات سے قبل چھ ماہ کا پیشگی چندہ ادا کر دیا۔ امام وقت کا بے حد احترام کرتے اور ان کی سچی محبت سے دل سرشار تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے عشق ان کا نمایاں وصف تھا۔

تقویٰ کی باریک راہوں پر عمل پیرا تھے مثلاً بینک میں جمع شدہ رقم سے وصول ہونے والا منافع (سود) اپنی ذاتی ضروریات پر کبھی خرچ نہ کرتے۔ لین دین کے نہایت کھرے تھے۔ اگر کبھی شک گذرتا کہ کسی سلسلہ میں کسی نے کالے دھن (BLACK MONEY) کی پیشکش کی ہے تو فوراً اس سودے کو منسوخ کر دیتے۔ نہایت صاف دل تھے اور پاک نیت بھی۔ ہمیشہ قول سدید سے کام لیا۔ کسی ہیر پھیر کے قائل نہ تھے۔

اپنے لڑکپن کے زمانہ میں ہمیشہ اپنی والدہ کا بے حد احترام کیا۔ ان کا حکم اور مشورہ حرف آخر ہوتا تھا۔ جب کبھی تعطیلات کے دوران سیالکوٹ آتے تو کوشش کرتے کہ اپنی والدہ اور بہنوں کے تمام باہر کے ضروری کام سرانجام دے دیں اپنے بہن بھائیوں اور اقرباء کے سچے ہمدرد تھے۔ کبھی کسی پریشانی کا سامنا ہوتا تو دلجوئی کی بھرپور کوشش کرتے۔ تفصیلات جان کر ذہنی صدمہ اور قلبی دکھ کو کم کرتے۔ خوش مزاجی سے ہر مہمان کو خوش آمدید کہتے اور مہمان نوازی بڑے اہتمام سے کرتے۔ ہر کسی کو خندہ پیشانی سے ملتے اور لطیف مزاح سے کام لیتے۔ شعری ذوق بھی بہت عمدہ تھا بلکہ خود بھی اکثر شعر کہتے اور شاعر دوستوں سے ان کے تعلقات ہمیشہ استوار رہے۔

اپنے رحمی رشتوں کے علاوہ سسرالی رشتہ داریوں کا بھی مثالی احترام کیا اور بڑے کھلے دل کے ساتھ انہیں اپنے گھر میں جگہ دی دوستی کے تعلقات کو ہمیشہ یاد رکھا اور احسن طریقے پر نبھایا۔ اپنے بچپن کی یادوں میں ایک بات ابھی تک ذہن میں محفوظ ہے ان کے دوست جو کہ اعلیٰ صفات حسنہ کے مالک تھے گھر میں آیا کرتے اور جب بھائی جان اپنی پڑھائی کے سلسلے میں لاہور چلے گئے تو بھی مخلص دوست ہماری والدہ صاحبہ کے پاس خیریت معلوم کرنے آیا کرتے اور باہر کے کاموں کی سرانجام دہی کا دریافت کرتے۔ ۱۹۷۱ء کا ذکر ہے کہ ایک احمدی نوجوان واقف زندگی کو محض شک و شبہ کی بنا پر قید خانہ میں ڈال دیا گیا۔ پیارے بھائی جان انہیں جیل خانہ میں

باقی ص ۷ پر

بقیہ: ص ۳ سے آگے

دینے والے خدام میں مکرم قیوم احمد صاحب، مکرم راجہ مقصود احمد صاحب، مکرم عتیق احمد صاحب اور مکرم آصف جاہ شامل ہیں اگرچہ دیگر سبھی کشتی رانوں نے قابل تعریف کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

ان کشتی رانوں کی ٹیم نے ضلع سرگودھا کے بعض علاقوں میں بھی مدد پہنچائی اگرچہ وہاں پر یہ نوجوان کشتیاں لے کر نہیں گئے بلکہ ٹیوبیں اور لائف جیکٹس استعمال کیں اور بھیرہ، ہجکہ، میانی جھرولہ۔ فتح والا۔ ساہیوال۔ ہنگ۔ سیال شریف۔ جہانیاں شاہ۔ ترکھان والا کے علاقوں میں جا کر امدادی اشیاء پہنچائیں۔ یہ ٹیم حویلی مجوکہ کی طرف بھی گئی لیکن گہرے پانی اور زبردست سیلابی ریلے کی وجہ سے وہاں تک پہنچنے میں کامیابی نہیں ہو سکی۔

مکرم ناظر صاحب امور عامہ کو جب ضلع سرگودھا کے مندرجہ بالا علاقوں سے امداد پہنچانے کی خبر ملی تو ان جگہوں پر ربوہ کے نوجوانوں کو بھیجا گیا۔ جنہوں نے مختلف علاقوں میں جا کر احمدی احباب کی خیریت دریافت کی اور انکو امدادی اشیاء اور طبی امداد بہم پہنچائی۔ ربوہ کے ۵ نوجوانوں کی ایک ٹیم ۱۲، کلومیٹر ۴½ فٹ گہرے پانی میں سے گذرتے ہوئے ننگ پہنچی۔ جہاں احمدی احباب سے رابطہ کیا انکی ضروریات دریافت کیں اور پھر واپس آ کر امدادی اشیاء لیں ڈاکٹر صاحب کو لیا اور یہ سامان سیلاب میں گھرے ہوئے احباب تک پہنچایا۔

اسی طرح سانگرہ میں گھرے ہوئے احمدی احباب کی خیریت معلوم کرنے کے لئے ربوہ کے نوجوانوں کی ایک ٹیم ۵ کلومیٹر کا فاصلہ پانی میں چل کر ڈیڑھ گھنٹہ میں پہنچی۔

طبی کیمپوں کے ذریعے خدمات

سیلاب کا پانی ہمیشہ وبائی بیماریاں اور دیگر تکلیف دہ بیماریاں ساتھ لاتا ہے۔ چنانچہ وبائی امراض کے بروقت ٹیکے لگانا اشد ضروری ہے۔ ربوہ کے خدام نے مجلس مقامی کے زیر اہتمام ربوہ کے اطراف میں ۱۰ طبی کیمپ لگائے بعض جگہ دو دن کے لئے اور بعض جگہ ایک دن کے لئے اور اس طرح ۱۳ سو مریضوں کو طبی امداد بہم پہنچائی۔ مجلس مقامی ربوہ کے ناظم خدمت خلق مکرم سلیم احمد خان صاحب اس کام کے انچارج تھے۔ فضل عمر ہسپتال کے ڈاکٹر صاحبان۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب، مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب ماہر ناک کان گلا، فیصل آباد کے مکرم ڈاکٹر فرید احمد صاحب۔ ایک پرائیویٹ پریکٹیشنر مکرم ڈاکٹر عبدالحئی انجم صاحب ان کے علاوہ مکرم ڈاکٹر مسترشد صاحب اور ڈسپنسر مکرم محمود احمد صاحب نے اس ضمن میں قابل تعریف خدمات انجام دیں۔

ربوہ کے علاوہ دیگر علاقوں میں طبی کیمپس کی خدمات

ضلع سرگودھا کے مختلف دیہات میں ربوہ کے احمدی ڈاکٹروں نے تشریف لے جا کر طبی خدمات انجام دیں۔ ان علاقوں میں بھیرہ، ہنگ، چاہ مراد والا، جھرولہ، ساہیوال، ہجکہ، علی پور سیداں، میانی اور گھوگھیاٹ کے علاقہ میں طبی کیمپس قائم کئے گئے۔ ان کیمپس کے لئے ادویہ ربوہ سے صدر انجمن احمدیہ نے مہیا کیں اور ان ڈاکٹر صاحبان نے قریباً ۵ ہزار مریضوں اور دیگر افراد کو طبی امداد بہم پہنچائی۔

طبی کیمپوں کے قیام کے لئے مکرم منور احمد واہلہ صاحب اور مکرم راجہ رشید احمد صاحب کو ابتدائی جائزے کے لئے بھیجا گیا۔ بعد میں مکرم ڈاکٹر مہدی علی صاحب، مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب، مکرم ڈاکٹر محمد احمد عبداللہ صاحب، مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اور مکرم سلطان احمد خان صاحب نے ان جگہوں پر جا کر خدمات انجام دیں۔ ان کیمپوں تک جانا ہی بہت مشکل امر تھا۔ سڑکوں اور راستوں پر پانی کھڑا تھا۔ بعض جگہ فوجی جوانوں نے کشتی کے ذریعہ پہنچایا۔ ایک ٹرالی والے نے ایک رات ۱۵½ کلومیٹر کا فاصلہ طے کرانے کا معاوضہ ۱۰۰ روپیہ وصول کیا۔ تب مکرم میجر شاہد سعدی صاحب اپنے ٹھکانے پر پہنچ سکے۔

مکرم عطاء الرحمن محمود صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے بتایا کہ اگرچہ فیلڈ میں بڑی تعداد میں خدام کام کر رہے تھے۔ لیکن اس کے علاوہ مجلس مقامی کا ربوہ میں واقع دفتر ہر وقت آباد رہتا تھا۔ قریباً ایک سو خدام ہر وقت یہاں تیار ہوتے تھے تاکہ کسی بھی ہنگامی ڈیوٹی پر انہیں بھجوایا جا سکے۔ چنانچہ اس مرحلے پر دفتری ڈیوٹیوں میں مکرم ملک منیر احمد صاحب معتمد مقامی مکرم محمد اکبر جاوید صاحب اور ان کے ساتھ مکرم شفیق احمد میر، مکرم محمد اسلم وڑائچ، مکرم نعیم الرحمن مکرم ممتاز جاوید صاحب نے دن رات خدمات انجام دیں۔ اسی طرح احمد نگر کے زعیم مکرم صوفی مختار احمد سبحانی صاحب نے بھی قابل تعریف خدمات انجام دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۷۱ میں اظہر احمد چٹھہ ولد چوہدری محمد اکرم چٹھہ قوم چٹھہ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موہلن کے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ حال کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۵-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین بارہ ۱۲ ایکڑ واقع موہلن کے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ مالیتی ۳,۰۰,۰۰۰/- روپے۔ (۲) مکان واقع کراچی مالیتی ۶,۰۰۰۰۰/- روپے کا ۱/۱۶ ـــ ۲۶۲۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ۔ اظہر احمد چٹھہ ۴۵ ۔ ای سٹاف لین نمبر ۸ ڈیفنس سوسائٹی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر ۲۔ محمد احمد طاہر وصیت نمبر ۲۶۸۰۶۔

مسل نمبر ۲۸۵۷۲ میں بدرالنساء زوجہ محمد اسد اللہ صاحب قوم چانڈیو پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قمر آباد ۵.P خاص ضلع نوشہرو فیروز سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۵-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ بصورت زیورات طلائی ۱۰ تولہ مالیتی ۳۶۰۰۰/- (۲) والد صاحب کے ترکہ سے حصہ وصول شدہ نقد ۲۴۰۰۰/-۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ۔ بدرالنساء زوجہ محمد اسد اللہ صاحب بمقام قمر آباد ۵.P خاص ضلع نوشہرو فیروز سندھ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اسد اللہ چانڈیو وصیت نمبر ۲۵۱۹۶ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالفتاح چانڈیو قائد مجلس قمر آباد

مسل نمبر ۲۸۵۷۳ میں نعیمہ بشریٰ زوجہ حمید اللہ ظفر قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد حال کنری ٹاپ کول الیکٹرک سٹور ضلع میرپور خاص سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۷-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۱۰,۰۰۰/- روپے۔ (۲) زیور طلائی وزنی ۸ تولہ مالیتی ۲۵,۰۰۰/- روپے (۳) زیور چاندی وزنی ۴ تولہ مالیتی ۱,۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ۔ نعیمہ بشریٰ کنری ٹاپ کول الیکٹرک سٹور میرپور خاص سندھ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ حمید اللہ ظفر مربی سلسلہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مبارک طاہر وصیت نمبر ۱۹۳۲۵

مسل نمبر ۲۸۵۷۴ میں محمد اسلم طاہر ولد محمد شریف قوم نول پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رچنا ٹاؤن لاہور نمبر ۳۵۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۵-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان بر قبہ ۵ مرلہ گلی نمبر ۹ رچنا ٹاؤن لاہور مالیتی ۲,۰۰,۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰,۰۰۰/- روپے سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو

باقی ص۸ پر

بقیہ: ص۴ سے آگے

کامیابی نہیں ہوئی۔ تقریباً ۹۰ فیصد ناکامیاں ہوئی ہیں اور جن عورتوں کو بچہ حاصل کرنے میں کامیابی ہوئی ہے وہ بھی اپنی صحت کے مسائل کو ہسپتال سے لے کر گھر لوٹتی ہیں۔ جو دوائیں استعمال کی جاتی ہیں وہ ماؤں کی صحت کے لئے مضر ثابت ہوتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ جو بات سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ اس طرح ماں بننے والی عورتیں اکثر اپنے آپ کو نفسیاتی طور پر مکمل طور پر ماں کا درجہ نہیں دے سکتیں اور اگر عورت اپنے آپ کو ماں کا درجہ نہ دے سکے تو یقیناً بچے کی نفسیات پر بھی گہرا اثر پڑے گا۔ نہ صرف دونوں کے تعلقات بہتر رنگ میں استوار نہ ہو سکیں گے بلکہ بچہ ذہنی طور پر ہمیشہ تناؤ محسوس کرتا رہے گا۔

بقیہ: ص۶ سے آگے

ملنے جاتے اور گھر کا تیار شدہ کھانا ان کے لئے لے کر جاتے۔ آہستہ آہستہ اس معزز قیدی سے دوستی کا رشتہ استوار ہو گیا جو آج تک قائم ہے۔ ان کے مخلص اور محبت کرنے والے دوستوں میں ان کی اپنی سیرت کی ایک جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔

اپنے اہل و عیال سے بے حد محبت شفقت اور احترام کا سلوک ہوتا اور ہمیشہ ان کے جذبات اور ضروریات کا ہر ممکن خیال رکھا۔ ۱۶ جولائی کو جو ان کی زندگی کا آخری دن تھا صبح بیدار ہونے کے بعد کمزوری کی شکایت کی۔ ناشتہ کے بعد نہا دھو کر تیار ہوئے اور بیوی سے کہنے لگے کہ آپ نے چند ضروری اشیاء کی خریداری کرنا تھی۔ آئیں میں آپ کو لے چلوں۔ دوپہر کے کھانے کے بعد پھر شکایت کی کہ میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔ طبیعت مزید بگڑنی شروع ہوئی تو ڈاکٹر کو بلایا گیا جس نے ہسپتال لے جانے کا مشورہ دیا۔ وہاں جانے پر ڈاکٹر نے تشویش کا اظہار کیا اور آکسیجن کا استعمال شروع کروا دیا آخر رات ساڑھے آٹھ بجے اس صابر و شاکر انسان نے نہایت سکون سے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بھی کسی بے چینی۔ بے قراری اور گھبراہٹ کا اظہار نہیں کیا اور رضائے باری تعالیٰ کے سامنے نہایت خاموشی اور اطمینان سے اپنا سر خم کر دیا۔

چلتے چلتے تھک جاتے ہیں کیا ان راہوں پر راہی
لمبی تان کے سو جاتے ہیں کیسے چلتے پھرتے لوگ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے کمزور بندے کی نیکیاں قبول فرمائے اور اس کی کمزوریوں سے صرف نظر فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ جگہ دے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۲۶ ستمبر۔ دھوپ میں گرمی اور سائے میں ٹھنڈک کا سلسلہ جاری ہے

○ سیلاب کا آخری ریلا کوٹڑی سے گذر رہا ہے۔ کوٹڑی میں پانی کی سطح میں مسلسل اضافہ ہونے سے کئی ریلوے اسٹیشنوں کو خطرہ لاحق ہے۔ تاہم حکومت سندھ کے بیان کے مطابق تمام صورتحال قابو میں ہے۔ ضلع دادو کے دو سو سے زیادہ دیہات سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ کپاس چاول اور گنے کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ نوشہرو فیروز اور نواب شاہ کے سینکڑوں دیہات زیر آب آگئے ہیں۔ سیلاب کا پانی دادو مورو پل کو کوئی نقصان پہنچائے بغیر گذر گیا۔ خیال ہے کہ سیلابی ریلا تین روز میں سمندر میں گر جائے گا۔

○ وزیر اعظم نے گذشتہ روز شاہ پور صدر کے علاقے میں سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا۔ انہوں نے مختلف جگہوں پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن سیلاب کے مسئلے پر ہم سے تعاون کرے۔ اپوزیشن کو احساس کرنا چاہیئے اور سیاست بازی چھوڑ کر امدادی کارروائیاں کرنی چاہئیں اور حکومت پر تنقید چھوڑ دینی چاہیئے انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ اپوزیشن نے غریبوں کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

○ وزیر اعظم کی ہدایت پر امدادی سرگرمیاں منظم کرنے کے لئے حکومت فوج کے نمائندوں اور سیاسی جماعتوں کا اجلاس بلانے کی تجویز کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم کی اس ضمن میں سیاسی رہنماؤں سے ملاقاتیں بھی متوقع ہیں۔

○ بوسنیا کے صدر اتوار کو پاکستان پہنچ رہے ہیں۔ کسی ایشیائی ملک کا یہ ان کا پہلا دورہ ہے۔ افغانستان کے صدر پاکستان پہنچ گئے ہیں۔

○ پی ڈی اے اور اسلامی جمہوری محاذ دونوں نے ایم کیو ایم کو نئے جمہوری اتحاد این ڈی اے میں شامل کرنے کی مخالفت کی ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پریسلر ترمیم کے باعث امریکہ سے تعلقات میں تبدیلی ہوئی ہے۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق نے علماء کے خلاف وزیر اعظم کے بیان کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعظم اپنے بیان پر توبہ کریں۔ ورنہ وہ آئندہ منتخب نہ ہو سکیں گے۔

○ لاڑکانہ میں بدنام ڈاکو کرم قاسمانی فوج کے ساتھ مقابلے میں مارا گیا۔ اس ڈاکو کے سر کے لئے ۱۰ لاکھ روپے کا انعام مقرر تھا۔ نواب شاہ سے ۱۲۶ سے زیادہ مجرموں کو گرفتار کر کے ان سے بڑی تعداد میں ہتھیار اور گولہ بارود برآمد کر لیا گیا ہے۔

○ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر جان میجر نے کہا ہے کہ پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دینے پر غور کیا جائے گا۔ بھارت کی اس تجویز کو یورپی برادری کے دیگر ممالک تک پہنچانے کے لئے سرگرمی سے کام کیا جائے گا۔ بھارتی وزیر خارجہ کو برطانوی وزیر اعظم نے جواب بھجوا دیا۔

○ افریقہ میں روزانہ ۳ ہزار انسان بھوک سے دم توڑ جاتے ہیں۔ اقوام متحدہ کی نااہلی کے باعث ۶۰ لاکھ صومالی افراد مہاجر اور ۲۰ لاکھ بے گھر ہو گئے۔

○ پی ڈی اے کے پارلیمانی گروپ نے دھمکی دی ہے کہ اگر تشدد کا راستہ اختیار کیا گیا تو حکمرانوں کا ہیلی کاپٹر کہیں بھی اترنے نہیں دیں گے۔ قائد حزب اختلاف کی ملتان آمد کے موقع پر حکمران جماعت کی غنڈہ گردی قابل مذمت ہے۔

○ پی ڈی اے کا سربراہی اجلاس اگلے ماہ اسمبلیوں سے اجتماعی استعفوں کا فیصلہ کرے گا۔ پی ڈی اے کے سیکرٹری جنرل مسٹر خورشید محمود قصوری نے پی ڈی اے کے رہنماؤں سے بات چیت مکمل کر لی ہے۔ حکومت کے خلاف تینوں اتحادوں کی مشترکہ تحریک پر بھی غور ہو گا۔

○ وزیر اعظم کے پرسنل سیکرٹری مسٹر انور زاہد کو پی آئی اے کا چیئرمین مقرر کر دیا گیا ہے۔

○ پاکستان کے لئے نامزد امریکی سفیر نے اعتراف کیا ہے کہ پاکستان کی حکمت عملی بدلنے سے امریکہ پریشان ہے۔

○ محترمہ بے نظیر نے کہا ہے کہ سیلاب فنڈ عوام کو نہیں بلکہ حکمرانوں کی فاؤنڈری اور اراکین اسمبلی کو ملے گا۔

○ مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ حکمرانوں میں خدا سے بغاوت کی دوڑ لگی ہوئی ہے انہوں نے کہا کہ اگر علماء کا تعاون نہ ملا تو موجودہ حکمران بی ڈی ممبر بھی منتخب نہ ہو سکتے۔

○ پیپلز پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ وزیر اعظم کی ملتان آمد پر ان سے محترمہ بے نظیر کی آمد پر ہونے والی غنڈہ گردی کا بدلہ لیا جائے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ موجودہ سیلاب کی تباہی قدرتی نہیں یہ حکومت کی طرف سے لائی گئی ہے۔

درخواست دعا

مکرم شیخ وحید احمد صاحب آف اوکاڑہ کے دل کا بائی پاس اپریشن لاہور میں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں مورخہ ۷ اکتوبر کو ہو رہا ہے اس کے لئے دعا کی درخواست ہے خون درکار ہے۔ جن دوستوں کا خون کا گروپ O نیگٹو ہو اور وہ خون کا عطیہ دینا چاہتے ہوں وہ نیشنل الیکٹرونکس (شیخ ابرار احمد) لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور پر رابطہ کریں فون ۲۲۳۲۲۸/۳۵۷۳۰۹

بقیہ: صـ ۷ سے آگے

گئے۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد اسلم طاہر گلی نمبر ۹ رچنا ٹاؤن شاہدرہ امامیہ کالونی لاہور نمبر ۳۵ گواہ شد نمبر ۱۔ طاہر احمد مبشر مربی سلسلہ رچنا ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شفیق احمد جاوید سیکرٹری وقف جدید۔

جدید ہومیوپیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ــــ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) (رجسٹرڈ) **ربوہ** فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

خرید و فروخت

اگر آپ نے کوئی چیز خریدنی یا فروخت کرنی ہو تو ہماری خدمات حاصل کریں

(۱) دوکانات / پلاٹ برائے فروخت ایک کنال کا پلاٹ جس میں چار دوکانات اور ایک گیراج ہے، بجلی، میٹھے پانی کا پمپ، چار دیواری ساہیوال روڈ پر نئے جلسہ گاہ کے پاس ہے۔ فوری فروخت / فوری رجسٹری۔

(۲) ایک عدد سنگر سلائی مشین ڈومیسٹک بہترین حالت میں۔ فریج اور ڈیپ فریزر بہترین حالت میں اور گھریلو استعمال کا فرنیچر اچھی حالت میں برائے فروخت۔

پاک لینڈ ٹریڈرز اینڈ نیلام گھر اقصیٰ چوک ربوہ